دار الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
فتوی نمبر 09/1091

36858
279

۱۱۲۶

1

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محترم جناب مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ۔۔۔

(۱) زید اور عمرو کا اس بات میں اختلاف ہوا کہ عورتوں کیلئے تبلیغی جماعت میں نکلنا جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ ایک حدیث شریف میں آیا ہے: قد أذن لكن أن تخرجن لحاجتكن، اور دین کو سیکھنا اور دیگر نماز مثلاً نماز کے الفاظ اور نماز کے فرائض و واجبات وغیرہ کا سیکھنا سب سے بڑی ضرورت ہے۔ لہٰذا عورتوں کیلئے تبلیغی جماعت میں نکلنا اور دین کے ضروری مسائل سیکھنا ضروری ہے۔ جبکہ عمرو عدم جواز کا قائل ہے اور کہتا ہے کہ وقرن فی بیوتکن والی آیت میں ان کو گھروں میں ٹھہرے رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور رہی دینی ضرورت، تو وہ اس کا بھائی، شوہر اور باپ وغیرہ بھی پوری کر سکتے ہیں۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ ان دونوں میں سے کس کی بات درست ہے۔ آیا عورت کیلئے اپنے محرم کے ساتھ باپردہ ہو کر تبلیغی جماعت میں نکلنا جائز ہے؟ جبکہ اس میں ان کیلئے دینی اعتبار سے بہت زیادہ فائدہ ہوجاتا ہے۔

(۲) بسا اوقات مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعتیں بھول جاتا ہے تو وہ اپنے ساتھ والے شخص (جو خود بھی مسبوق ہوتا ہے اور جماعت میں دونوں کی شرکت ایک ساتھ ہوئی ہوتی ہے) کو دیکھ دیکھ کر اپنی نماز پوری کرتا ہے۔

کیا اس کا یہ فعل صحیح ہے؟ اور اس سے اس مسبوق کی نماز پر کوئی فرق تو نہیں پڑے گا؟ اور اس دوسرے مسبوق آدمی کا رکوع میں جانے کے انتظار میں اس کا قرات کو لمبی کرنا کیسا ہے؟

(۳) ریش بچہ کے بال کاٹ کر کم کرنے یا بالکل جڑ سے نکالنے کا کیا حکم ہے؟ بعض علماء کو دیکھا گیا ہے کہ وہ ریش بچہ کے بال کاٹ کر کم کرتے ہیں۔ نیز کتب فقہ میں ریش بچہ کو کاٹنے پر بدعت کا اطلاق کس معنی میں ہے؟ کیونکہ کوئی بھی اسے دین کا حصہ سمجھ کر یا سنت سمجھ کر نہیں کاٹتا بلکہ بعض لوگ زینت کیلئے اور بعض لوگ ریش بچہ کے بالوں کا منہ میں جانے کی وجہ سے کاٹ دیتے ہیں۔

(۴) اللهم اني أسئلك دوام العافية، کے الفاظ کے ساتھ دعا مانگنا جائز ہے یا نہیں؟ میرے بعض دوست جو مدرسہ میں پڑھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دوام عافیت کی دعا کرنا درست نہیں ہے۔ حقیقت حال واضح فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

کفایت اللہ

مکی مروت

(جواب منسلکہ ورق پر ملاحظہ فرمائیں)

متعلم جامعہ دارالعلوم کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیا

(۱)۔۔۔خواتین کیلئے اصل حکم تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور بلاضرورت شدیدہ گھروں سے باہر نہ نکلیں کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے، البتہ بوقت ضرورت (منسلکہ فتوی میں ذکر کردہ شرائط) کی پابندی کرتے ہوئے کبھی کبھی تبلیغ کیلئے چلی جایا کریں تو اس کی گنجائش ہے، البتہ اس کی بھی مسلسل عادت نہ بنائی جائے تفصیل منسلکہ فتوی میں ملاحظہ فرمائیں۔

(۲)۔۔۔مسبوق کا اپنی رہی ہوئی رکعتوں کو بھولنے کی صورت میں اپنے جیسے دوسرے مسبوق کو دیکھ کر اپنی نماز پوری کرنے کو فقہائے کرام ؒ نے درست لکھا ہے، تاہم اس کیلئے دوسرے مسبوق کی باقاعدہ اقتداء کرکے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

الفتاوى الهندية – (1 / 92)

وَلَوْ نَسِيَ أَحَدُ الْمَسْبُوقَيْنِ الْمُتَسَاوِيَيْنِ كَمِّيَّةَ مَا عَلَيْهِ فَقَضَى مُلَاحِظًا لِلْآخَرِ بِلَا اقْتِدَاءٍ بِهِ صَحَّ. هَكَذَا فِي الْخُلَاصَةِ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (1 / 597)

(قَوْلُهُ نَعَمْ لَوْ نَسِيَ إلَخْ) حَاصِلُهُ أَنَّهُ لَوْ اقْتَدَى اثْنَانِ مَعًا بِإِمَامٍ قَدْ صَلَّى بَعْضَ صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَامَا إلَى الْقَضَاءِ نَسِيَ أَحَدُهُمَا عَدَدَ مَا سُبِقَ بِهِ فَقَضَى مُلَاحِظًا لِلْآخَرِ بِلَا اقْتِدَاءٍ بِهِ صَحَّ كَمَا فِي الْخَانِيَّةِ وَالْفَتْحِ، خِلَافًا لِظَاهِرِ الْقُنْيَةِ، وَلِمَا مَشَى عَلَيْهِ فِي الْوَهْبَانِيَّةِ مِنْ الْفَسَادِ وَجَزَمَ بِهِ فِي جَامِعِ الْفَتَاوَى، وَوَفَّقَ ابْنُ الشِّحْنَةِ بِحَمْلِ الثَّانِي عَلَى الِاقْتِدَاءِ أَوْ بِكَوْنِهِ قَوْلًا شَاذًّا لَا يُعْمَلُ بِهِ فَافْهَمْ.

(۳)۔۔۔ہونٹ کے بلکل نیچے جو بال ہوتے ہیں، جن کو ریش بچہ کہتے ہیں، یہ ڈاڑھی کا حصہ ہے، جس کا کاٹنا جائز نہیں، اسی طرح جو بال ریش بچہ کے اطراف میں ہیں ان کے بارے میں بہتر یہ ہے کہ ان کو نہ کاٹا جائے، البتہ اگر ان میں سے کوئی بال بڑھ کر منہ میں آرہا ہو تو اسے کاٹ سکتے ہیں۔(ماخذہٗ التبویب ۱۴۴۰-۶۹)

شرح سنن أبي داود– (23 / 355)

والعنفقة من اللحية، فلا يجوز للإنسان أن يتعرض لها؛ لأنها من اللحية، والعنفقة هي الشعر الذي تحت الشفة السفلى، وهي من اللحية، فحكمها حكم اللحية، ولا يجوز التعرض لها.

دار الافتاء

(جاری)

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (6/ 407)

نتف الفنيكين بدعة وهما جانبا العنفقة وهي شعر الشفة السفلى كذا في الغرائب

حاشية ابن عابدين (2/ 418):

لا بأس بأخذ أطراف اللحية إذا طالت ولا بنتف الشيب إلا على وجه التزين ولا بالأخذ من حاجبه وشعر وجهه ما لم يشبه فعل المخنثين

(۴)۔۔۔دوامِ عافیت کی دعا مانگنا درست ہے، اور بعض روایات میں منقول بھی ہے، اور دوامِ عافیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنے بندے کو دنیا و آخرت میں پیش آنے والے ہر قسم کے آفات و مصائب اور ناگوار حالات کے شر سے محفوظ رکھے۔

جامع الأحاديث للسيوطي - (31 / 34)

قال الحكيم الترمذى فى نوادر الأصول ثنا عمر بن أبى عمر قال ثنا أبو همام الدلال عن إبراهيم بن طهمان عن عاصم بن أبى النجود عن زر بن حبيش عن على بن أبى طالب : عن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - أنه أتاه جبريل فبينا هو عنده إذ أقبل أبو ذر فنظر إليه جبريل ، فقال هو أبو ذر ، قال فقلت : يا أمين الله وتعرفون أنتم أبا ذر قال........ اللهم إنى أسألك إيمانا دائما ، وأسألك قلبا خاشعا ، وأسألك علما نافعا وأسألك يقينا صادقا ، وأسألك دينا قيما ، وأسألك العافية من كل بلية ، وأسألك تمام العافية ، وأسألك دوام العافية ، وأسألك الشكر على العافية ، وأسألك الغنى على الناس ، قال جبريل : يا محمد والذى بعثك بالحق نبيا ، لا يدعو أحد من أمتك بهذا الدعاء إلا غفرت له ذنوبه ، وإن كانت أكثر من زبد البحر وعدد تراب الأرض ولا يلقى أحد من أمتك وفى قلبه هذا الدعاء إلا اشتاقت له الجنان ، واستغفر له الملكان ، وفتحت له أبواب الجنة ونادت الملائكة : يا ولى الله ادخل أى باب شئت.

مشكاة المصابيح مع شرحه مرعاة المفاتيح - (8 / 479)

وقال الشوكاني : استعاذ رسول الله {صلى الله عليه وسلم} من زوال نعمته لأن ذلك لا يكون إلا عند عدم شكرها وعدم مراعاة ما تستحقه النعم وتقتضيه من تأدية ما يجب على صاحبها من الشكر والمواساة وإخراج ما يجب إخراجه (وتحول عافيتك) بضم الواو المشددة أي : تبدلها بالبلاء . قال القاري : أي : انتقالها من السمع والبصر وسائر الأعضاء . فإن قلت ما الفرق بين الزوال والتحول ؟ قلت : الزوال يقال في شيء كان ثابتا لشيء ثم

دار الافتاء

فارقه والتحول تغير الشيء وانفصاله عن غيره . أي : إبدال الشيء بالشيء ، فمعنى النعمة ذهابها من غير بدل وتحول العافية إبدال الصحة بالمرض والغنى بالفقر **فكأنه سأل دوام العافية وهي السلامة من الآلام والأسقام وقال الطيبي : أي : تبدل ما رزقتني من العافية إلى البلاء والداهية ، والحديث رواه أبو داود أيضًا**

سنن الترمذي – (5 / 533)

حدثنا يوسف بن عيسى حدثنا الفضل بن موسى حدثنا سلمة بن وردان عن أنس بن مالك : أن رجلا جاء إلى النبي صلى الله عليه و سلم فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل ؟ قال سل ربك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة ثم أتاه في اليوم الثاني فقال يا رسول الله أي الدعاء أفضل ؟ فقال له مثل ذلك ثم أتاه في اليوم الثالث فقال له مثل ذلك قال فإذا أعطيت العافية في الدنيا وأعطيتها في الآخرة فقد أفلحت

فيض القدير – (4 / 140)

(والعافية في الدنيا والآخرة) فإن ذلك يتضمن إزالة الشرور الماضية والآتية قال الحكيم : هذا من جوامع التكلم إذ ليس شئ مما يعمل للآخرة يتقبل إلا باليقين وليس شئ من أمر الدنيا يهنأ به صاحبه إلا مع الأمن والصحة وفراغ القلب فجمع أمر الآخرة كله في كلمة وأمر الدنيا كله في كلمة. واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

اظہار الحق عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۱۸، ربیع الاول ۱۴۳۵ھ

۲۰، جنوری ۲۰۱۴ء

الجواب صحیح
محمود اشرف غفراللہ
۱۸/۳/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
۱۸/۳/۱۴۳۵ھ

الجواب صحیح
۱۹/۳/۱۴۳۵ھ

مفتی
دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۵۹/۱۵۹۱
۱۹/۳/۳۵ھ
۲۱/۱/۲۰۱۴

خواتین کا تبلیغ کیلئے نکلنا

مجیب

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی

نائب مفتی دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

مصدقہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

سوال: خواتین کے لئے تبلیغی جماعت میں جانا جائز ہے نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

خواتین کے لئے اصل حکم تو یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور بلاضرورت شدیدہ گھروں سے باہر نہ نکلیں، کیونکہ عورتوں کے باہر نکلنے میں فتنہ کا اندیشہ ہے، اس لئے حضرات، فقہاء کرام نے بلاضرورت عورتوں کو گھروں سے نکلنے سے منع فرمایا ہے، البتہ اگر ضروریات دین مثلاً نماز روزہ وغیرہ کے مسائل گھر میں معلوم نہ ہو سکیں تو اس کے لئے عورت حدود شرعیہ میں رہتے ہوئے باہر نکل سکتی ہے۔ (کما فی الطحطاوی)

لیکن عورتوں کے لئے باہر نکل کر تبلیغ کرنا کچھ ضروری نہیں، البتہ آج کل چونکہ فتنہ کا دور ہے اور بے دینی تیزی سے بڑھ رہی ہے خاص طور پر عورتوں میں بے دینی بہت ہو گئی ہے اس لئے اگر عورتیں مندرجہ ذیل شرائط کی پابندی کرتے ہوئے کبھی کبھی تبلیغ کے لئے چلی جایا کریں تو اس کی گنجائش ہے لیکن اگر وہ ان شرائط کی رعایت نہ رکھیں تو ان کا تبلیغ میں نکلنا بھی جائز نہیں۔

وہ شرائط درج ذیل ہیں:-

(۱) سرپرست یا شوہر کی اجازت ہو۔

(۲) محرم یا شوہر کے ساتھ ہو۔

(۳) مکمل شرعی پردہ ہو۔

④ زینت یا بناؤ سنگھار کر کے یا خوشبو لگا کر نہ نکلیں۔

⑤ عورتیں جس گھر میں ٹھہریں وہاں پردے کا مکمل انتظام ہو اور مردوں کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

⑥ دوران تعلیم عورتوں کی آواز غیر محرم نہ سنے۔

⑦ اولاد اور متعلقین کے حقوق پامال نہ ہوں۔

⑧ عورتوں پر عمومی تبلیغ کو فرض نہ قرار دیا جائے۔

⑨ جو دیندار عورتیں گھر میں رہیں انہیں کمتر اور دین سے محروم نہ سمجھا جائے۔

⑩ تعلیم میں غیر تحقیقی اور غیر شرعی باتیں بیان نہ کی جائیں۔

⑪ کسی فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

وفی الطحطاوی ۲/۲۶۸: تحت قول الدر "ومن مجلس العلم إلا لنازلة قال فی البحر:

فإذا أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم بغیر رضی الزوج لیس لها ذلك فإذا وقعت لها نازلة ان سأل الزوج من العالم وأخبرها بذلك لا یسعها الخروج من غیر رضی الزوج وإن لم تقع لها نازلة ولکن أرادت أن تخرج إلی مجلس العلم لتتعلم مسئلة من مسائل الوضوء والصلوٰة إن کان الزوج یحفظ المسائل ویذکرها عند ها له أن یمنعها وإن کان لا یحفظ فالأولی أن یأذن لها أحیانا وإن لم یأذن فلاشیء علیه ولا یسعها الخروج مالم تقع لها نازلة والله سبحانه

...علم۔

بندہ عبدالرؤف سکھروی

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۷-۵-۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

۲۸/۵/۱۴۱۹ھ

الجواب صحیح

محمد عبدالمنان عفی عنہ

دارالافتاء دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۷/۵/۱۴۱۹ھ